

احمدیہ سن کان کی تعلیمی رٹ

تالیه المثلثانی، کان زناضی
حضر خلیفتہ حج ایدہ اللہ اطہارہ

الفصل نمبر ۱۴۸ مطبوعہ ۱۹۷۷ء

مفضل کا اب ۱۲ جون ۱۹۲۳ء میں حضرت خلیفۃ المسیح اٹھواں اٹھائے
تھائے۔ ممبرۃ الغریبہ کی مطلوبہ ڈائری جب حضور کی خدمت میں پیش ہوئی
تو حضور نے اس پر اظہارِ رائے فرمایا۔ اور ارشاد فرمایا کہ میں پہلے
بھی کئی مرتبہ الفضل کے مملہ کو تنبیہ کر چکا ہوں۔ مگر افسوس ہے کہ
ڈائری کے شارح کرنے میں اب تک نہایت بے اعتدالی سے کام
لیا جاتا ہے۔ چنانچہ بعض باتیں جو چند اصحاب کی مزدگی میں بیان ہوئی
تھیں۔ انہیں اخبار مذکورہ بالا میں غلط طور پر درج کیا گیا ہے۔ یعنی
بعض صورتوں میں معنی غلامہ دیا گیا ہے۔ جو غلط نہیں ہے۔ اگر انہیں
ہے۔ اور بعض اور جگہیں اور سلسلہ گفتگو سے تعلق رکھتے تھے۔
انہیں اس ضمن میں بیان کر کے معنون کو غلط ملط کر دیا گیا ہے۔ اور
اس طرح قلع و برید کی گئی ہے۔ کہ صحیح مفہوم ظاہر نہیں ہوتا۔ نیز بعض
باتیں غلط طور پر حضور کی طرف منسوب ہو گئی ہیں۔ اس سے پیشتر
بھی حضور نے الفضل کے ایک نمبر میں ڈائری کی نسبت تصحیح
فرمائی تھی۔ اور ہدایات دی تھیں۔ حضور نے جب الفضل نمبر ۸۰ م اور
۱۳ جون ۱۹۲۳ء کی ڈائری ملاحظہ فرمائی۔ تو نا پسندیدگی کا اظہار فرما
ہوئے۔ یہ ارشاد فرمایا۔ کہ اگر اس نمبر کی اشاعت کی جائے تو روکے ہی
جائے۔ اور تجدید کے لئے اس بات کی سختی سے تجویز کی جائے کہ
ڈائریاں پوری پوری احتیاط کے ساتھ لکھی جائیں۔ اور احتیاط کے ساتھ شارح کی جان

عملہ افضل کی طرف سے اپنی بے احتیاجی پر اظہارِ مسرت

الفضل کے عمل کو نہایت انوس ہے کہ الفضل نے ثابت ۱۳ جون ۱۳۳۲ء میں حضرت
 خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی ڈائری میں یہ لفظ نکالتے کی اشاعت کی ہے۔
 میں چوں کہ اس کے متعلق واجب اہتیا سے کام نہیں لیا گیا، حالانکہ حضور کو
 سے عمل الفضل کو یہ تاکید دی ہو ایتھے ہے کہ حضور کی ڈائری کے قلمبند کرنے اور شائع
 کرنے کے معاملہ میں پوری پوری محنت اور اہتیا سے کام لیا جائے۔ ہمیں انوس ہے کہ
 اس ڈائری کے قلمبند کرنے اور شائع کرنے میں ہم حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ
 کے منشاء کو پورا نہیں کر سکے اور ڈائری کی اشاعت میں وہی اہتیا سے کام
 نہیں لیا گیا۔ چنانچہ بعض امور کو ایسے طور پر غلط لکھ کر دیا گیا ہے کہ حضور کا مضمون
 صحیح طور پر واضح نہیں ہوتا۔ لہٰذا بعض جگہ قطع برید سے مضمون بالکل بگاڑا گیا ہے
 اور زیادہ قابل انوس ہے کہ بعض باتیں قطع طور پر حضرت صاحب کی طرف منسوب ہیں
 میں ہمیں اپنی اس غلطی پر سخت انوس و اندام ہے کہ نہ صرف اس کے کہ ہم
 اس معاملہ میں اپنی مصافی تہ ذمہ داری کو پورا نہیں کر سکے، بلکہ اس نے بھی کیا
 حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی تاکید دی ہو ایتھے ہے کہ حضور کی ڈائری قطع طور پر شائع ہوگی

مُسْلِمُ تَعَابِتِ تَبْلِغِ حَبَاوِہِ سَنَی طَغْرَا خَاجِ کَا اَحْمَدِ مَلِکِ
نَوِیْنِ کِی عَم و تَرْزِی اِسْلَامِ چَہِ ہِی طَغْرَا لُصَا بَحْدِیہِ پَر

گد فراڈ پر اجتماع

عرصہ زیرِ دپورٹ میں گذر فرمائیں گے کہ موقع ہر نو مسلم احباب
جو عام طور پر ہر جہد کو بوجہ تعطیل نہ ہونے کے نہیں آسکتے۔ بہت
آئے۔ حکوم جناب دردمناہی نے واقعہ صلیب کے متعلق دلچسپ غلبہ
پڑھا جس میں یہ ثابت کیا۔ کہ حضرت مسیح علیہ السلام صلیب پر فوٹا
ہوئے تھے۔ قرآن مجید کے اس بیان کی تائید میں تاریخی ثبوت
پیش کئے۔ اور بالآخر مسیحیت کی ابتدائی حالت سے احمدیت کا
موازنہ کرتے ہوئے بتلایا کہ منقریب وہ زمانہ آئے گا جبکہ دنیا میں اسلام
یعنی احمدیت کو غلبہ حاصل ہوگا۔

سجد احمدیہ میں لکھی

ہر اقرار کو خدا تعالیٰ کے فضل سے بہت سے احباب جمع ہوتے رہے۔ نو مسلموں کو تبلیغ کرنے کی عادت ڈالنے کے لئے ان سے بھی پیکر کر لئے جاتے تھے۔ چنانچہ خلافت نو مسلم دوستوں نے پیکر دیئے میر عبد السلام صاحب بنی۔ اسے۔ یا کوئی کالی پیکر اسلام کے مومنوں پر ہوا۔ جبیں انہوں نے توحید فرشتوں اور دیگر اسلامی عقائد کا ذکر کیا اور بتایا کہ اسلام ہی سب مذاہب کے اعلیٰ مذہب ہونے کی وجہ سے قابل بنے کہ اس کی اتباع کی جائے۔ دوسرے اقرار کو شیخ عبد الرحیم صاحب اٹک نے ضرورت مذہب پر تقریر کی جس میں انصر اور پر مذہب کی ضرورت اور اس کا پورا کرنے والا صرف اسلام کو ثابت کیا۔ اس کے بعد اقرار کو شریاں **Salat** (نو مسلم) نے اسلام اور عیسائیت کے تعلق پر تقریر کی۔ جس میں قرآن مجید کا بابیں سے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حضرت یحییٰ علیہ السلام سے مقابلہ کر کے اسلام کی برتری ثابت کی۔

جناب چودھری ظفر اللہ خالصا کی تقریر

جناب چودھری ہفت ارشد خان صاحب نے ۱۲۳۲ھ میں
 اوارہ مسجد میں تقریباً ایک گھنٹہ *Value of faith*
 پر تقریر فرمائی۔ اور بتلایا کہ یہ معنوں انہیں مولانا درد صاحب کے
 خلیفہ مجدد سے سوچنا تھا۔ مجدد مقرر شدہ کے طور پر جناب چودھری صاحب
 نے یہ بھی فرمایا کہ مجدد ہر مسلمان پر فرض ہے۔ اس لئے کوشش کرنی

چاہیے کہ ہر شخص اس کے وہ تمام میں شامل ہو۔) خلیفہ میں جناب درو
صاحب نے اپنی اس گفتگو کی طرف اشارہ کیا تھا۔ جو بعض لوگوں سے
سیح سرعود کی آمد اور شناخت کے متعلق پیمان ہوئی تھی۔ اور کہا تھا
کہ لوگ عام طور پر یہ سمجھتے ہیں کہ مسیح موعود آئے گا۔ تو ساری
دنیا کو فوراً علم ہو جائے گا۔ وغیرہ۔ چودہویں صاحب نے فرمایا کہ اگر کسی
مصلح کے آنے کی غرض صرف یہ ہو کہ لوگوں کو علم ہو جائے۔ اور لوگوں
کا محض ایمان لے آنا کافی ہو۔ تو بے شک اسے سوج کی طرح
چڑھ آنا چاہیے۔ تاہم کو علم ہو جائے۔ مگر انبیاء کے آنے کی غرض
یہ ہوتی ہے کہ انسانوں کی زندگیوں میں ایک پاک تغیر ہو۔ اور وہ
امور میں ترقی کریں۔ اور یہ صرف ایک نفع ایمان لانے سے مکمل نہیں ہو سکتی
اس لئے انبیاء اس طرح نہیں آتے۔ کہ فوراً مشرق و مغرب کو علم ہو جائے
اس کے بعد آپ نے بتایا کہ انبیاء کس طرح آتے ہیں۔ اور کیوں شناخت
کئے جاتے ہیں۔ موصلاً غریب کی حالت میں پیدا ہوتے ہیں۔ لوگوں
کے خیالات کی رو کے مخالف وہ انہیں چلانا چاہتے ہیں۔ اور باوجود
مخالفت کے وہ کامیاب ہو جاتے ہیں۔ خدا کا کلام ہوتے ہیں۔ یوں
تو ہر انسان کے لئے الہام کا دروازہ کھلا ہے۔ اور ہر شخص اللہ کی نیک
میں اپنے خالق و مالک سے ہم کلام ہو سکتا ہے۔ مگر انبیاء کی ہمت کی غرض
اشارت دینے کی صفات کا مظاہرہ کر کے انکی ہستی ثابت کرنا ہوتا ہے
وہ ہجرات بھی دکھاتے ہیں۔ مگر ان میں اعتقاد کا پہلو ہوتا ہے۔ تاہم ان
لوگ ممتاز ہو جائیں۔ ان کی کوشش یہ ہوتی ہے۔ کہ لوگ خدا تک پہنچ
جائیں۔ اور خدا کے ہو جائیں۔ ایسے لوگ دنیا میں ہر چیز کی قدر و قیمت کا
ایک نیا معیار قائم کر دیتے ہیں۔ اور جو لوگ انکی تعلیم پر چلتے ہیں۔ ان کا
نقطہ نگاہ بدل جاتا ہے۔ اور وہ ہر چیز کو روحانی پیمانے سے نا پنا شروع
کر دیتے ہیں۔ گو مضمون ادق تھا۔ مگر چودہویں صاحب نے ایسے مناس
اور واضح پیرایہ میں بیان فرمایا۔ کہ سامعین نہایت ہی محفوظ ہوئے
تقریر کے بعد ایک صاحب نے سوال کیا۔ جبکہ جواب چودہویں صاحب
نے ایسی عمدگی سے دیا کہ سوال کرنے والے نے اقرار کیا کہ اس کی پوری
تسلیم ہو گئی ہے۔ سامعین کی تعداد ۵۵ تھی۔ نو سہلوں کے علاوہ ایمان آ
لوگوں۔ آئی بھی الین آئی ایمان۔ اس کے بعض طلباء بھی تھے۔ لیکن ان کا اعلان نہیں

مخبر ۱۲۹ قادیان اُردو لائٹ مورخہ ۱۵ جون ۱۹۳۳ء حصہ ۲۰

گاندھی جی دیندہ جی کی شکل میں

حفاظتِ اسلام کے لئے مسلمانوں میں قیام کی ضرورت

گاندھی جی کے طریق عمل اور ان کی سرگرمیوں کی تسکین والا شخص جانتا ہے کہ ان کی تمام جدوجہد ہندو دھرم کی حفاظت و ترقی اور ہندو قوم کو تمام دیگر اقوام پر غلبہ دلانے کے لئے ظہور میں آرہی ہے لیکن جب سے انہوں نے اچھوت اقوام کو بغیر انہیں انسانیت کے حقوق دینے ہندوؤں میں جذب کرنے کی کوشش شروع کی ہے۔ ان کی یہ غرض وقایت بالکل نمایاں اور واضح ہو گئی ہے۔

مذہبی میدان میں

۲۰ ستمبر ۱۹۳۲ء سے فاد کشی شروع کرنے کے متعلق انہوں نے جو خط و کتابت وزیر ہند اور وزیر اعظم کے ساتھ کی تھی۔ اس میں انہوں نے اپنے آپ کو سیاسی لیڈر کی حیثیت سے نہیں بلکہ "مذہبی آدمی" کی پوزیشن میں پیش کرتے ہوئے لکھا تھا۔ "میری رائے میں اچھوت اقوام کے لئے جداگانہ انتخاب ہندو دھرم کے لئے مغز رساں ہے اور اس کی مزید تشریح یوں کی جاتی کہ "اچھوتوں کا جداگانہ انتخاب سیاسی پہلو سے بے شک اہم ہے۔ مگر مذہبی اور اخلاقی پہلو کے مقابلہ میں اس کی کوئی اہمیت نہیں رہتی۔ اور بالآخر یہ قرار دے دیا تھا کہ غیر سے نزدیک یہ سادہ قاصد مذہبی حیثیت رکھتا ہے۔" گویا گاندھی جی سیاسی سیاست سے کل کو مذہبی میدان میں داخل ہو گئے اور انہیں کھلم کھلا یہ اعتراف کرنا پڑا کہ "جو کہ میں مذہبی آدمی ہوں۔ اور اپنے آپ کو ایسا ہی سمجھتا ہوں۔ میرے لئے سوائے اس طریق کے اور کوئی طریق نہیں رہا۔ جس پر عمل کر سکیں۔"

اسلام کے خلاف

اس اعلان کے بعد ان لوگوں کی آنکھیں کھل جانی چاہیے تھیں۔ جو گاندھی جی کو سیاسی لیڈر سمجھ کر اور یہ خیال کر کے کہ وہ ہندوستان کو ایک متحدہ قومیت کی شکل دے کر اور مختلف اقوام

کا آپس میں متعلقانہ سمجھوتہ کر اگر ہندوستان کی حکومت اہل ہند کو دلانے کی کوشش کر رہے ہیں لیکن جن لوگوں نے گاندھی جی کی اہم وحدت تعلیق کرنا اپنا فرض سمجھا ہے۔ وہ شس سے مس نہ ہوئے تھے کہ مسلمان کہلانے والے گاندھی پرستوں نے بھی یہ خیال نہ کیا کہ جب گاندھی جی نے سیاسیات سے کنارہ کشی اختیار کر کے ہندو دھرم کی حفاظت کا علم بند کر دیا ہے۔ اور وہ اس کی خاطر جان تک دینے کے لئے تیار ہو گئے ہیں۔ تو اس کامات مطلب یہ ہے کہ انہوں نے ہندو دھرم کو تمام مذاہب پر غلبہ دلانے کی طرف اپنی سلامتی توجہ پھیر لی ہے۔ اور اس سلسلہ میں اسلام اور مسلمانوں کے بھی وہ ایسے ہی خلاف ہیں۔ جیسے کہ عیسائیت یا کسی اور مذہب کے۔

گاندھی جی ہندوؤں کی نگاہ میں

پھر ان لوگوں کی بے بسی بلکہ بے غیرتی کے متعلق کیا کہا جاتا جنہوں نے گاندھی جی کے اس کھلم کھلا اعلان کے متعلق ہندو اخبارات اور ہندو لیڈروں کی طرف سے واضح تشریحات سنیں۔ مگر پھر بھی ان پر کوئی اثر نہ ہوا۔ اخبار "ملاپ" (۱۹ ستمبر ۱۹۳۲ء) نے لکھا "گاندھی جی نے اس بار جو مسئلہ شروع کیا ہے۔ مسلمان اس سلسلہ میں کیا بھی نہیں ہیں اس بار وہ ایک ہندو کی شکل میں دنیا کے سامنے آئے ہیں۔ ہندو دھرم کی حفاظت ان کا پریم دھرم ہے۔ گویا مسلمانوں کو صاف الفاظ میں بتا دیا گیا کہ گاندھی جی نے اچھوتوں کے متعلق جو جدوجہد شروع کی ہے۔ اس کے متعلق مسلمان یہ خیال نہ کریں کہ اس سے کسی نہ کسی رنگ میں ان کو میں کچھ فائدہ پہنچ جائے گا۔ کیونکہ اب گاندھی جی ایک ہندو کی شکل میں دنیا کے سامنے آئے ہیں۔ اور ہندو دھرم کی حفاظت کے مقصد کو لے کر کھڑے ہوئے ہیں۔"

مشرقی ہیں۔ لیکن اگر مشہور ہندو لیڈر نے تو یہاں تک کہا "سری کرشن نے کہا ہے کہ جب کسی ہندو دھرم کا ناش ہوتا ہے۔ اور ہندو میں پاپ پھیلتا ہے۔ تو میں اس ہندو میں اگر منش مارتی نوع انسان کی بہت سا دوا دہا کر تا ہوں۔ ہم جہاں تک گاندھی کے تئیں اسی طرح اپنی شرد کا اظہار کرتے ہوئے یہ سمجھتے ہیں۔ کہ وہ پرانا کے حکم سے منش مارتی کہتا ہے۔ لے آئے ہیں اور آج نہایت ہی موزوں اور شاندار طریقہ سے ہمارے دشمنوں کے حکم مانتے ہوئے۔ اور دوتاؤں کے عقیدہ پر کار بند رہتے ہوئے جہاں تک گاندھی نے اپنے اوپر ایک ایسے فیصلہ کے خلاف اپنی جان تک لڑا دینے کا بہت دھارن کیا ہے۔"

اسلام اور مسلمانوں کے لئے خطرہ

مطلب صاف ہے کہ گاندھی جی ہندوؤں کے نزدیک پرانا کے حکم سے دشمنوں کے حکم کو مانتے ہوئے۔ اور دوتاؤں کے عقیدہ پر کار بند رہتے ہوئے ہندو دھرم کی ترقی اور اشاعت کا کام کر رہے ہیں۔ اس کا نتیجہ ظاہر ہے کہ وہ دیگر مذاہب کو اور خصوصاً اسلام کو ہندوستان سے شادینا چاہتے ہیں۔ ہمیں ان لوگوں کی عقل و سمجھ پر بے حد حیرت ہے۔ جو یہ خیال کرتے ہیں کہ اچھوت اقوام کو ہندوؤں میں جذب کرنے کے لئے گاندھی جی نے جو ہم شروع کر رکھی ہے اس میں اسلام اور مسلمانوں کے لئے کوئی خطرہ نہیں ہے۔ اور بعض مسلمان کہلانے والوں کی نادانی اور جہالت تو یہاں تک بڑھی ہوئی ہے کہ وہ اس بار سے میں گاندھی جی کی امداد کر رہے ہیں۔ حالانکہ صاف ظاہر ہے کہ اگر ہندو گاندھی جی کے پیچھے چل کر ان اچھوت اقوام کو میں کے ساتھ ایک سے دور بھاگتے ہیں۔ جن میں انسانیت کا ایک ذرہ بھی نہیں بچتا۔ اور جن کے ساتھ ذلیل سے ذلیل اور بد سے بد تر سلوک اور کٹھن کے احکام ان کی مقدس کتب میں موجود ہیں۔ اپنے ساتھ شامل کرنے پر تیار ہو گئے۔ اور انہوں نے جھوٹ کی ہستی کو شاکر انہیں اپنے اندر جذب کر لیا۔ تو پھر ہندوستان میں ان کی اکثریت اس دور جو خوفناک ہو جائے گی۔ کہ مسلمان ان کے سامنے آنکھیں نہ کھولیں گے۔ اور جب ہندوؤں کے نزدیک مسلمان مجرم پاپ ہیں تو اس پاپ کو ناش کرنے کے لئے جو چاہیں گے کریں گے۔

گاندھی جی اور دیانند جی

ہندوؤں میں دیانند جی اسی مقصد اور عمارت کو لے کر کھڑے ہوئے تھے لیکن چونکہ وہ کھلم کھلا میدان میں آئے۔ اس لئے مسلمان ہوشیار ہو گئے۔ اور اپنی حفاظت کے لئے انہوں نے جدوجہد شروع کر دی لیکن گاندھی جی بہت گہری چال چل رہے ہیں۔ اس لئے مسلمانوں کا ایک حصہ ابھی تک انکی حقیقت سے واقف نہیں۔ حالانکہ بات یہ ہے کہ گاندھی زیادہ خطرناک رست میں دیانند جی کی غرض وقایت کو پورا کرنے کے لئے معروف عمل ہیں۔ اور انہی کی شکل پر نمودار ہو چکے ہیں۔ یہ ہم ہی نہیں کہتے خود دیانند جی کے پیرو اور یہ صاحبان کہہ رہے ہیں۔

مسلمانان کشمیر کی خانہ جنگی

ریاست کشمیر کا تشدد

افسوس ہے کہ اہل کشمیر خانہ جنگی میں مبتلا ہو کر نہ صرف خود ایک دوسرے کی تحریب اور نقصان رسانی کے درپے ہو گئے بلکہ ریاست کو ایک بار پھر تشدد اور سختی کا المناک مظاہرہ کرنا مقوع ہو گیا۔ دراصل فتنہ جو اب قیامت بن کر مسلمانان کشمیر پر ٹوٹ پڑا ہے۔ اس وقت شروع ہو چکا تھا جبکہ ریاست مسلمانوں کے مطالبات تسلیم کرنے پر مجبور ہو گئی تھی۔ اور اسے بعض صلاحات نافذ کرنے کا وعدہ کرنا پڑا تھا پھر جوں جوں مسلمانوں کے مطالبات مضبوط ہوتے گئے مسلمانوں میں تشفاق پیدا کرنے کیلئے یوسف شاہ صاحب میردامادی سرگرمیوں میں بھی اضافہ ہوتا گیا۔ اور نہ انتہی انہیں پیدا کر کے ریاست کی خاص خدمات سرانجام دینے لگا۔ پچھلے دنوں جب اس کی سرگرمیاں بالکل واضح ہو گئیں تو ریاست نے اس سے حفاظت امن کی ضمانت طلب کی۔ اور ضمانت نہ دینے پر اسے علاقہ جہوں کے ایک جیل میں بھیج دیا۔ لیکن چند ہی روز کے بعد اسے اپنے گھر پہنچا دیا گیا۔ اور یہ عقدہ نہ کھلا کہ کسی نے اس کی ضمانت دی یا نہیں۔ اور اگر دی تو کس نے۔

اس کا ردوائی کو دیکھتے ہوئے جو دراصل ڈرامہ سے زیادہ فتنہ نہ کہتی تھی خیال کیا گیا تھا کہ یہ تمہید ہے اس مقصد کی۔ جو ریاست کے پیش نظر ہے۔ اور جو ان لوگوں کو سختی اور تشدد کا نشانہ بنانا ہے جن کے خلاف یوسف صاحب مصروف عمل تھا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ یوسف صاحب کو دھم پور کاجیل دکھا کر اپنے گھر پہنچا دیا گیا۔ لیکن شیخ محمد عبداللہ صاحب اور ان کے رفقاء کا رجسٹر یوسف شاہ نے اپنا مد مقابل بنا رکھا تھا۔ اور جن کے خلاف ہر طرح اشتعال لاکر فساد برپا کرنے کی کوشش کر رہا تھا انہیں ہنگامی قانون کے ماتحت گرفتار کر کے جیل خانہ میں ٹھونس دیا گیا۔ اس کے بعد شیخ عبداللہ صاحب کے متعلق اظہار ہمدردی کرنے والوں کے ساتھ جو سلوک کیا جا رہا ہے اور جو کشمیر سے آمد اطلاعات سے ظاہر ہے وہ نہایت ہی افسوسناک ہے۔ اور اس طرح صریح طور پر ثابت ہو رہا ہے کہ ریاست کی غرض مسلمانوں کی خانہ جنگی کو دور کرنا اور امن قائم کرنا نہیں۔ بلکہ ان لوگوں کو جو اپنے حقوق کا مطالبہ کرتے اور اپنے مطالبات کو پورا کرانے پر زور دے رہے ہیں سختی اور تشدد کے ذریعہ دبانا ہے۔

ریاست کشمیر اگر ایک دفعہ پھر مسلمانان کشمیر کے حوصلہ اور استقلال کا جائزہ لینا چاہتی ہے اور ان کی خانہ جنگی کی آڑ میں یہ سمجھتی ہے کہ انہیں جو سختی سے خیر کر سکیں گی۔ تو وہ بڑی خوشی سے از سر نو اس کا تجربہ کرے لیکن اسے یہ بات نہیں بھولنا چاہیے کہ وہ قومی غدا پر اپنی قوم کے مفاد کے تباہ و برباد کرنے کیلئے آکر کاربند ہو گئے ہیں۔ وہ کسی حکومت کے استیلا کے تحت کام نہیں ہوا کرتے اور مظالم سے تنگ لی ہوئی اقوام جب غلطی

خود یا نند جی نے اس بارے میں منوجی جہا راج کا یہ حکم ہندو کے لئے پیش کر کے خطرہ کو بالکل نمایاں کر دیا ہے۔ کہ ”جو شخص دیر اور عابد لوگوں کی دید کے مطابق بنائی ہوئی کتابوں کی بے عزتی کرتا ہے۔ اس دیک کی برائی کرنے والے منکر کو ذات۔ جماعت اور ملک سے نکال دینا چاہیے۔“ (دستیار تھ ۳۵۲) دوسری جگہ دیک کی بے عزتی کرنے کا مطلب یہ بیان کیا کہ ”دیک کے خلاف کو ماننا“ (دستیار تھ ۳۵۳) گویا ہر وہ شخص جو دیدوں کو نہیں مانتا۔ دیک دھرم میں اس کی یہ سزا ہے کہ اسے ذات۔ جماعت اور ملک سے نکال دیا جائے۔

مسلمان غور کریں

یہ دیناند جی کے کام کا نہایت ہی مختصر سا خاکہ ہے۔ اور آریہ اب اس لئے خوش ہو رہے ہیں۔ کہ گاندھی جی نے اس کام کو سرانجام دینے کا بیڑا اٹھایا ہے۔ ہمیں اس کے متعلق نہ گلا ہے نہ افسوس۔ ایک گاندھی چھوڑا اگر ہزار گاندھی بھی دیناند کی روح لے کر کھڑے ہو جائیں تو انہیں ناکامی اور نامرادی کے سوا کچھ پاتھ نہ آئیگا۔ لیکن سوال یہ ہے کہ کیا مسلمان حفاظت اسلام کی طرف سے اب بھی غافل پڑے رہیں گے۔ اور گاندھی جی کو ان کی دیناندی شکل میں دیکھنے کے لئے تیار نہ ہوں گے۔ گاندھی جی نے اپنے عمل سے اعلان کیے ہیں کہ ان کے اعمال کی تشریحات سے واضح کر دیا ہے۔ کہ دیناند جی نے اب گاندھی جی کی شکل میں جنم لیا ہے۔ اور دیناند جی کے کام کا بیڑا اٹھایا ہے۔ اب بھی اگر کوئی مسلمان گاندھی جی کو دشمن اسلام دیناند جی کے مانند نہیں سمجھتا۔ اعلان کی سرگرمیوں کو اسلام اور مسلمانوں کے لئے نقصان رسا خیال نہیں کرتا۔ تو ہمیں اس کے دعوئے اسلام میں بھی شک ہے۔ وہ دراصل دشمن اسلام ہے۔ جو مسلمان کہلا کر گاندھی جی کا آدکار بنا ہوا ہے۔ ایسے لوگوں کو نظر انداز کرتے ہوئے ہم ان لوگوں کو جن کے دل میں اسلام کا درد ہے۔ جو اسلام کی حفاظت کرنا اپنا فرض سمجھتے ہیں۔ جو ہندوؤں کی غلامی کو موت سے بدتر خیال کرتے ہیں۔ اور جن کے نزدیک ہندوستان پر ہندوؤں کا تسلط بہت بڑا عذاب ہے۔ تو وہ دلاتے ہیں کہ اسلام کی حفاظت اور اشاعت کے لئے ہر ممکن سعی و کوشش کریں۔ اور گاندھی جی کو اپنے منصوبوں اور ارادوں میں ناکام کر کے ان پر واضح کر دیں۔

بہرنگے کہ خواہی جامہ سے پوش من انداز قدرت رائے شناسم اور یہ اسی صورت میں ممکن ہے کہ اچھوت اقوام میں خصوصاً سے تبلیغ اسلام کی جائے۔ اور ان میں اس پھندے میں نہ پھنسے دیا جائے۔ جو ان کے لئے تیار کیا جا رہا ہے

آریہ صاحبان کا یہ دعوئے ہے کہ ہندو دھرم اور ہندو تہذیب کو از سر نو قائم کرنے کے لئے دیناند جی کھڑے ہوئے تھے۔ دیناند جی کو اس میں کامیابی ہوئی یا نہیں۔ لیکن اب وہ کہہ رہے ہیں ”جہاں تا گاندھی کی کٹھن تپا سنے ہندو تہذیب اور ہندو دھرم کی موتی ہوئی سپرٹ کو جگا دیا ہے۔“ ”وہ ہندو تہذیب کو از سر نو جیوت کرنے والے ہیں۔“ (طاب ۳۱۳ مئی ۱۹۳۷ء) ایک دوسرے اخبار پرتاپ (۱۳ مئی) نے تو یہاں تک لکھ دیا ہے کہ ”دیناند اور اس کے ماننے والے نہ کیوں خوش ہیں کہ ان کے کام کا بیڑا اٹھایا آج گاندھی نے یہ ہے گاندھی جی کا صحیح نقشہ جو آریوں نے کھینچ کر پیش کیا اور اس کی موجودگی میں اس بارے میں شک و شبہ کی قطعاً گنجائش نہیں رہتی لیکن اغراض و مقاصد کو لے کر دیناند جی پر مارے تھے وہی گاندھی جی کے ہیں۔“

دیناند جی کا کام

اس موقع پر اگر مختصر یہ بتایا جائے کہ دیناند جی نے ہندو دھرم کی حفاظت اور ہندو تہذیب کو زندہ کرنے کے کیا طریق ارشاد فرمائے اور ان کے پیش نظر وہ کون کام تھا۔ جس کا بیڑا آج گاندھی جی نے اٹھایا ہے۔ تو بے جا نہ ہوگا۔ سب سے اہل دیناند جی نے یہ کوشش کی کہ مسلمانوں اور عیسائیوں کو غیر ملک والے قرار دیکر ان کے خلاف ہندوؤں کے دلوں میں نفرت و حقارت کے جذبات پیدا کر دیں۔ اور اس طرح ان کے خون کے پیاسے بنادیں۔ چنانچہ انہوں نے اپنی اس کتاب میں جسے آریہ دیگر مذاہب کی اہامی کتب کے مساوی درجہ دیتے اور جس میں درج شدہ احکام پر عمل کرنا اپنا فرض سمجھتے ہیں۔ لکھا:۔

”جب سے غیر ملک کے گوشت خور لوگ مسلمان اور عیسائی (اس ملک (ہندوستان) میں آکر کھائے وغیرہ جانوروں کے مارنے والے شراب خور حکمران ہوئے ہیں۔ تب سے برابریوں کا ذکر بڑھتا جاتا ہے۔“ (دستیار تھ پرکاش ایڈیشن چارم صفحہ ۳۳) پھر لکھا:۔

”شروع دینا سے لے کر جہا بھارت تک چکر دیتی یعنی تمام روئے زمین پر حکومت کرنے والے راجا آریہ کل میں ہی ہوتے تھے اب ان کی اولاد اپنی بد بختی کے باعث راج کھو کر غیر ملک والوں کے پاؤں تلے دب رہی ہے۔“ (دستیار تھ پرکاش صفحہ ۳۴) جن لوگوں کے دلوں میں مسلمانان اور عیسائیوں کے متعلق اس طرح زہر بکھر گیا ہو۔ اور جن کی راہ نمائی کا فخر گاندھی جی کو حاصل ہو چکا ہو۔ ان سے اہل ہند کو جس قسم کی توقعات ہو سکتی ہیں اور ہوتی چاہئیں۔ ان کی تشریح کرنے کی ضرورت نہیں۔

خطبہ چندوں کی ادائیگی میں سررمی کھا

نادہند افراد اور جماعتوں کو اتنا

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۹ جون ۱۹۳۳ء

سودہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔

سرور کی وجہ سے

زیادہ تو نہیں بول سکتا لیکن میں قادیان کے دوستوں کو اور باہر کی جماعت کے دوستوں کو بھی اس امر کی طرف توجہ دلاتا ہوں کہ اس

نئے سال میں

بجٹ کے سال کا ایک مہینہ

ختم ہو چکا ہے۔ میں نے اس سال مجلس شوریٰ کے موقع پر بیان کیا تھا کہ ہر چیز کی ایک حد ہوتی ہے جسے بے شک

نئے آدمیوں میں کمزوری

ہوتی ہے۔ مگر نیا ہونا بھی دو طرح کا ہوتا ہے۔ ایک نیا ہونا نام کا ہونا ہے۔ اور ایک حقیقت کا۔ کوئی شخص دو مہینے چار مہینے یا پانچ مہینے نیا رہا بھی ہو اسے نیا سمجھا جا سکتا ہے۔ مگر یہ کنئی حقیقت یا نئے احمدی

پچاس سال تک

ہی رہیں۔ ایک تعجب انگیز امر ہے۔ اور یہ نیا ہونا نام کا ہوگا حقیقت کا نہیں جیسے دھن جب بیاہ کر لائی جاتی ہے۔ تو اسے دھن کہہ کر پکارا جاتا ہے۔ پھر وہ بڑی ہو جاتی ہے۔ اس کے بچے ہونا شروع ہو جاتے ہیں۔ لڑکے اور لڑکیوں کے بعد اس کے پوتے اور پوتیاں بھی پیدا ہو جاتی ہیں۔ مگر اسے دھن ہی کہہ کر پکارتے رہتے ہیں۔

اب اسے نعرہ کے بعد کہ سلسلہ احمدیہ کو قائم ہوئے

پچاس سال سے بھی زائد

ہو گئے ہیں۔ اور جویت کے زمانہ پر بھی چھیالیس سال کے قریب گزر چکے ہیں۔ ہماری جماعت نئی نہیں ہو سکتی۔ اور نہ اس کے اکثر افراد نئے احمدی کہلا سکتے ہیں۔

چھیالیس سال کے زمانہ میں صحابہؓ نے

نصف دنیا

فتح کر لی تھی۔ بعثت سے ۱۳ سال کے عرصہ کے بعد رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہجرت کی۔ اور ۲۳ سال کے بعد آپ فوت ہوئے۔ ۲۵ سال میں آپ کے دعوے پر نہیں گئے تھے کہ مہینہ مافح ہو چکا تھا۔ شام کا بہت حصہ بھی فتح ہو چکا تھا۔ ۲۴ سال میں آپ کے چکر پر نہیں گزرے تھے۔ کہ صحابہؓ نہ صرف شام بلکہ اطالیہ کا ایک حصہ بھی فتح کر چکے تھے۔ مصر فتح ہو چکا تھا۔ ایران فتح ہو چکا تھا۔ اور عراق بھی فتح ہو چکا تھا۔

دنیا کی دوزبردست سلطنتیں

جو آج کل کی انگریزی اور روسی حکومت کی طرح تھیں۔ انہیں شکست دے کر ان میں سے ایک کو بالکل برباد کر چکے تھے۔ اور ایک کی حکومت کا بیشتر حصہ لے چکے تھے۔ اور

چھیالیس سال کے اختتام پر

کہہ ہماری فتوح کی جویت کا زمانہ ہے۔ وہ ایران سے لے کر چین کے بہت سے علاقے فتح کر چکے تھے۔ افغانستان کو بھی فتح کر چکے تھے۔ اور

ہندوستان میں

بھی اسلامی فوجیں داخل ہو چکی تھیں۔ اور مصر و یورپ کے کناروں تک اسلامی جھنڈا لہرا رہا تھا۔

مصر میں صحابہ کرام کے محل کو دیکھتے ہوئے چاہیے تھا کہ اتنے

ہی عرصہ میں جماعت احمدیہ بھی

منتہدن دنیا کو فتح

کر لیتی۔ یا کم از کم اس کے نیچے سڑک لگا دیتی۔ لیکن ہماری جماعت کے لوگ ہمیشہ اپنی ذمہ داریوں سے بچنے کے لئے کہہ دیتے ہیں کہ ابھی

نئی جماعت

ہے۔ ازراہ پوری سرگرمی نہیں دکھا سکتے۔ مگر یہ نیا ہونا ایسا ہی ہے جیسے بڑھیا کو لوگ دھن کہہ دیتے ہیں۔ اپنے آپ کو نیا کہنے سے کوئی انسان نیا نہیں بن سکتا۔ ایک بڑھیا جس کے دانت جھڑ چکے ہوں۔ اگر اپنے آپ کو بچہ کہے تو یہ نہیں کہہ سکتا۔ اسے بچہ کہنے پر تیار ہو جاتیں گے۔ بلکہ ہنس گے۔ اور محمول کریں گے۔ پس ہماری

جماعت کو چاہیے

کہ وہ اپنی ذمہ داریوں کو محسوس کرے۔ میں نے اعلان کیا ہوا ہے کہ اگر لوگ اپنی ذمہ داریوں کو محسوس نہیں کریں گے تو ایسے افراد یا جماعتوں کو اس طریق پر

جکڑ دیا جائے گا

کہ یا تو مجبور ہو کر انہیں جماعت کے ساتھ چلنا پڑے گا۔ اور جس رنگ میں

مخلصین جماعت

خدمت کر رہے ہیں۔ اسی طرح انہیں بھی خدمت دین کرنی پڑے گی اور یا پھر انہیں جماعت کو چھوڑ دینا پڑے گا

بزدل اور کمزور آدمی

ہمیشہ باقیوں کو بھی خواب کیا کرتے ہیں۔ جب ہم محسوس کرتے ہیں کہ ہم دنیا ہم سے مرعوب تھے۔ اب ہم زیادہ ہو گئے ہیں اور اب بھی

دنیا ہم سے مرعوب ہے

لیکن اگر وہی افسانہ اور تریالی ہم میں ہوتی۔ جو تھوڑے سے ہونے کی حالت میں پانی جالتی تھی۔ تو میں سمجھتا ہوں۔ آج دنیا پہلے سے جیسوں لگتا زیادہ ہم سے مرعوب ہوتی ہے۔

اب جبکہ نالی سال کا ایک مہینہ گزر چکا ہے۔ قادیان کے

لوگ اور کارکن دیکھ لیں۔ کہ انہوں نے

پہلے مہینہ کا حصہ

ادا کر دیا ہے۔ یا نہیں۔ اگر ادا کر دیا ہے۔ تو سمجھ لیں۔ کہ

بارہ مہینوں میں سے ایک مصیبت

ان پر سے مل گئی۔ چند دنیا صیبت نہیں۔ بلکہ غفلت کے بدلہ میں سزا سننے کی مصیبت مراد ہے۔

خدا تعالیٰ کے راستہ میں قربانی

کرنا ہمیشہ ترقی نعمت اور برکت کا موجب ہوتا ہے۔ پس یہ مراد نہیں کہ قربانی کرنا مصیبت ہے۔ بلکہ یہ ہے کہ ایسے لوگوں کے اپنے فرض کو ادا کر کے اس مصیبت سے اپنے آپ کو بچالیا۔ جو نہ ادا کرنے کی صورت میں ان پر آسکتی تھی۔ یعنی یا تو وہ اپنی کمزوریوں کی وجہ سے جماعت سے نکال دئے جاتے۔ یا کبھی اور گرفت میں آجاتے۔

لیکن اگر اپنے فرائض کو ادا نہیں کیا گیا۔ تو سب سے پہلی جماعت جو

زوجہ کے نیچے

آئی چاہیے۔ اور آئے گی۔ وہ قادیان کی جماعت ہے۔ میں قادیان کے دوستوں اور باہر کی جماعتوں کی بھی عنقریب ایک لسٹ طلب کر دیا گا۔ اور دیکھوں گا۔ کہ کون کون سی جماعتوں نے اپنا

مستی کا فرض

ادا کر دیا ہے۔ پھر جن کے متعلق یہ معلوم ہو گا۔ کہ انہوں نے مستی میں اپنا فرض ادا نہیں کیا۔ ان کے متعلق

مناسب تدابیر

اختیار کر دیں گا۔ اس میں شبہ نہیں۔ بہت سال کے آخر میں تم بتاؤ۔ لیکن اس میں بھی شبہ نہیں۔ کہ اگر شروع سال سے احتیاط نہ کی گئی۔ تو اس کا نتیجہ یہ ہو گا۔ کہ لوگ غافل رہیں گے۔ اور اس طرح ان کے

گناہوں کا ایک حصہ

ہمیں بھی اٹھانا پڑے گا۔ مگر ان کا فرض ہوتا ہے کہ وہ لوگوں کو ہر وقت ہوشیار کرتا رہے۔ اور اگر ہم ہر مہینہ انہیں وجہ نہیں دلاؤ گے تو جو شخص اپنا فرض ادا نہیں کرے گا۔ وہ باریہ جینے کے بعد جب

انتہائی سزا کا مستحق

ہو گا۔ تو اللہ تعالیٰ کے حضور جس طرح وہ سزا کا مستحق ہو گا۔ اسی طرح نگران بھی اس سزا کا حصہ دار ہو گا۔ پس میں سمجھتا ہوں۔ یہ ہمارا فرض ہے

کہ ہم ہر مہینے یہ دیکھتے چلے آئیں۔ کہ ذمہ داریاں ادا ہو رہی ہیں یا نہیں۔ اب دوسرے مہینے کی ذمہ داری شروع ہو رہی ہے۔ آج ۹ مارچ ہے۔ میں دوستوں کو توجہ دلاتا ہوں۔ کہ وہ جلد سے جلد مئی کی ذمہ داری ادا کر دیں۔ اور جون کی ذمہ داری ادا کرنے کے لئے بھی سرگرم عمل ہو جائیں۔ ورنہ ان لوگوں کو جو مہینہ سے

احکامیت کا دعوے

کرتے ہیں۔ اور جبکا شور مارتے ہیں۔ کہ فلاں خرچ گشتا دو۔ فلاں میں کمی کر دو۔ میں ہوشیار کرتا ہوں۔ کہ انہیں

اس بات پر تیار رہنا چاہیے کہ یا تو اپنے آپ کو مشقتوں میں ڈال کر اپنی ذمہ داریوں کو ادا کریں۔ یا

بزدلوں کی طرح

پیٹھ موڑ کر چلے جائیں۔ اور یہ میدان ان لوگوں کے لئے چھوڑ دیں جو بظاہر غیور ہوں۔ مگر اللہ تعالیٰ کے حضور مومنوں میں شامل ہیں۔ یعنی وہ آئندہ جماعت میں داخل ہونے والے لوگ جن کی قربانیاں ان پھیلوں کے لئے

شرمندگی کا موجب

ہوں گی۔ اور جن کا اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کے راستہ میں نذا کر دیا پیٹھ پھیرنے والوں کے لئے

ذلت کا داغ

ہو گا۔ بہت ہیں جو پیچھے آتے ہیں۔ مگر اپنے اخلاص کی وجہ سے آگے نکل جاتے ہیں۔ جیسے

صاحبزادہ عبد اللطیف صاحب شہید

تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ان کے متعلق فرمایا کرتے تھے۔ کہ وہ پیچھے آئے۔ مگر آگے نکل گئے۔ اگر کمزور لوگ

جماعت سے خارج

ہو کر اپنی جگہیں خالی کر دیں گے۔ تو میں سمجھتا ہوں۔ یہ یقیناً جماعت کی کمزوری کا باعث نہیں ہوں گے۔ بلکہ ان لوگوں کو آگے لانے کا باعث ہوں گے جو اسی جماعت میں داخل نہیں ہوئے اگر کمزور ایمان والے

غداری کریں۔ تو میں یقین رکھتا ہوں۔ کہ جیسے ہی وہ جماعت سے نکلیں گے

خدا تعالیٰ کی غیبت

جوش میں آئے گی۔ اور ان لوگوں کو آگے کے آئے گی۔ جو اب پیچھے ہیں۔ اور اس طرح یہ کمی اور خلا پورا کر دیا جائے گا

پس میں یہاں کے دوستوں اور باہر کی جماعتوں کو بھی اس خطبہ کے ذریعہ آگاہ کر دیتا ہوں۔ کہ وہ اپنی ذمہ داری کو محسوس کریں۔ تا ایسا نہ ہو۔ کہ وہ بعد میں کہیں ہمیں علم نہیں تھا۔ اور ہم یہ سمجھ رہے تھے کہ

سال کے آخر میں حساب

لیا جائے گا۔ سال کے بعد کا حساب کوئی فائدہ نہیں دے سکتا کیونکہ نہ تو وہ انہیں بچا سکتا ہے۔ جنہیں سزا ملنی ہے۔ اور نہ ہی سلسلہ کو کوئی فائدہ دے سکتا ہے۔ محاسبہ ساتھ کے ساتھ ہو گا۔ مگر

انتہائی سزا

سال کے آخر میں دی جائے گی۔ درحقیقت

اخلاص کا تقاضا

تو یہ رہنا چاہیے تھا۔ کہ مجھے اس قسم کے غلبہ کی ضرورت ہی نہیں آتی۔ کیونکہ ہر مومن ایک عمود اور ستون ہوتا ہے۔ جس پر دنیا قائم ہوتی ہے۔ اسے کھڑا کرنے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ کھڑا ہمیشہ اسے کیا جاتا ہے۔ جس کی جڑ نہ ہو۔ پس میرا یہ خلیہ گو

مخلصین کی ایک ناک میں ہتک

ہے۔ کیونکہ وہ لوگ ایسے ہیں۔ جنہیں خدا کے فضل سے پائے بت بخشا گیا۔ اور انہیں توفیق دی گئی ہے۔ کہ وہ باقیوں کے لئے عمود اور ستون بنیں۔ اور اصل سیر سے مخاطب وہ نہیں۔ بلکہ وہ لوگ جو مخلصین کے نام پر بڑے لگانے والے ہیں۔ اور جن کی مثال پیش کر کے مخالف لوگ کھدیا کرتے ہیں۔ کہ ایسے لوگ بھی اس جماعت میں پائے جاتے ہیں۔ مدد ہر مالی تحریک کے موقع پر میں نے دیکھا ہے۔ تاہم ہند فاشی سے گھر میں بیٹھے رہتے ہیں۔ اور مخلصین جو پہلے ہی

بوجھ سے دیئے ہوئے

ہوتے ہیں۔ آگے نکل آتے ہیں۔ اور کہتے ہیں۔ آئندہ پل کی بجائے ہم پل دیں گے۔ یا پل کی بجائے پل دیں گے۔ یا پل کی بجائے پل دیں گے۔ تب میں سوچتا ہوں کہ دیکھو جن کے متعلق میں چاہتا ہوں۔ کہ انہیں بوجھ سے نکالوں۔ وہ تو بوجھ اخلاص کے موجود وقتوں اور

مالی مشکلات کے باوجود

ہر آواز پر لبیک کہتے ہیں۔ مگر بزدل اور کمزور ایمان والا بیٹھا رہتا ہے۔ اور کہتا ہے۔ دیکھوں کون لوگ اس کے مخاطب ہیں۔ دیکھوں کون اس آواز پر لبیک کہتا ہے۔

میرا منشاء

ہے۔ کہ اب ایسے ہی لوگوں کو مخاطب کیا کر دیں۔ تاہم جاگیں۔ اور بیدار ہوں۔ یا پھر دوسروں کے لئے اپنی جگہ خالی کر دیں۔

پس اس خطبہ کے ذریعہ میں پہلے

قادیان والوں کو

اب پھر

باہر کی جماعتوں کو

توجہ دلا کر اپنی ذمہ داریوں سے سبکدوش ہوتا ہوں۔ میری ذمہ داری تو پھر بھی رہیں گی۔ ہاں اپنی ذمہ داری کے ایک حصہ کو میں ادا کرتا ہوں۔ اور امید رکھتا ہوں۔ کہ اگر

کوئی کوتاہی

رہ گئی ہے۔ تو لوگ کو شش کر کے اس داغ سے اپنے آپ کو بچالیں گے۔ جو اپنا فرض ادا نہ کرنے سے

انسان کے دل

اور اس کے ساتھ پر لگا دیا جاتا ہے۔

تصنیف اسلامیہ زبان عربی کی علم مثال وسعت

شریعت اسلامی کو جو فضائل حاصل ہیں۔ ان میں سے ایک یہ ہے کہ قرآن مجید اس زبان میں نازل ہوا۔ جو دنیا کی تمام مروجہ زبانوں سے بڑھ کر ہے۔ اور جو ام اللسنہ ہے۔ اس کے اثبات میں صرف ایک امر پیش کیا جاتا ہے۔

یہ بات تو ہر شخص جانتا ہے۔ کہ بارش پر حیات انسانی کا دارالہیجہ پانی پر ہے۔ جتنی سرسبز و شاداب ہوتی ہیں۔ نہی مائے ہیجہ ابد نہیں رواں ہوتی ہیں۔ بارش کے برسنے کی وجہ سے ہی کنوئیں میں پانی آتا ہے۔ اگر ایک ایسے عرصہ تک بارش نہ ہو۔ تو زمین خشک ہو جاتی۔ اور قحط منور اور ہرجاتا ہے۔ جس کے نتیجہ میں لوگ بھوکے مر رہتے ہیں۔

بارش کی اقسام

بارش اللہ تعالیٰ کے انعامات میں سے ایک انعام ہے۔ مگر یہ بھی ہر شخص جانتا ہے کہ بارش مختلف اقسام کی ہوتی ہے۔ کبھی موسلا دھار بارش برتی ہے۔ کبھی معمولی۔ کبھی اوسے چوتے ہیں۔ اور کبھی ایسی جس سے جان و مال اور نفوس کی ہلاکت واقع ہو جاتی ہے۔ کبھی انعام کے رنگ میں ہوتی ہے۔ اور کبھی عذاب کے رنگ میں۔ کبھی معمولی اور کبھی زوردار۔ دنیا کی کسی اور زبان میں بارش کے اس کی مختلف حیثیتوں کے لحاظ سے نام موجود نہیں۔ لیکن عربی زبان کی وسعت کا اس سے پتہ چل سکتا ہے۔ کہ بارش کے مختلف نام رکھے گئے ہیں۔ جو قرآن مجید میں استعمال ہی کئے گئے ہیں۔ اس وقت ہم وہ اسماء زبان عربی کی وسعت کے اثبات میں درج کرتے ہیں۔

صیب

قرآن مجید میں ایک لفظ جو بارش کے لئے استعمال کیا گیا ہے۔ یا بالفاظ دیگر قرآن مجید نے بارش کی جہاں تسم بیان فرمائی وہ صیب ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس قسم کی بارش کا ذکر الفاظ ذیل میں کیا ہے۔

او کصیب من السماء فیہ ظلمات ودرعد و برق یجعلون اصابعہم فی اذانہم من الصواعق حذر الموت واللہ حیط بالکافرین۔ یحاذی المبرق یخطف الامام کلما اضاء لہم مشوا فیہ (سورہ بقرہ)

یعنی ان لوگوں کا حال اس بارش جیسا ہے۔ جو آسمان سے اترتی ہے جس میں اندھیرا گرجا اور بجلی ہوتی ہے۔ اور لوگ پر ہوش کے ڈر سے لوگ اٹھتے ہیں۔ اپنے کانوں میں ٹھونس دیتے ہیں۔ اور کانوں کو گھیرے ہوئے ہیں۔ قریب ہے کہ بجلی کی چمک ان

کی بھارت کو اچکے سے جائے۔ جب لمبی روشنی ہو۔ تو اس میں جل پڑتے ہیں

ان الفاظ میں بتایا گیا ہے۔ کہ صیب اس بارش کو کہتے ہیں کہ جب وہ برسی ہے۔ تو آسمان پر ایسی گٹھا چھا جاتی۔ اور اتنی سخت تاریکی غالب آجاتی ہے۔ کہ ہاتھ کو ہاتھ سوجھائی نہیں دیتا۔ بادل گر جتے ہیں۔ اور بجلی اس طرح متواتر چمکتی ہے۔ کہ دیکھنے والوں کی آنکھیں غیر ہو جاتی ہیں۔

مدار

بارش کی ایک اور قسم وہ ہے۔ جسے موسلا دھار کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔ قرآن مجید نے اس کو مدار کے نام سے موسوم کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وارسلنا السماء علیہم مداراً ہم نے ان پر موسلا دھار مینہ برسایا۔ سورہ ہود میں آتا ہے یا قوم استغفروا ربکم ثم تولوا الیہ یرسل السماء مداراً ویزدکم قوۃ الی قوتکم ولا تتولوا جمیعین اسے لوگو اپنے رب کے حضور استغفار سے کام لو۔ اور توبہ کرو۔ تم پر موسلا دھار مینہ برسایگا۔ اور تمہاری قوتوں میں اضافہ کرے گا مجرم ہو کر اس سے اعراض مت کرو۔ سورہ نوح میں آتا ہے خضر نوح علیہ السلام نے دعا کرتے ہوئے کہا۔ فخلت استغفروا ربکم انظروا کانت غفارا۔ یرسل السماء علیکم مداراً میں نے ان لوگوں سے کہا۔ کہ اپنے رب سے مغفرت چاہو۔ وہ بہت بخشنے والا خدا ہے۔ اگر ایسا کرو گے۔ تو آسمان سے تمہارے لئے موسلا دھار مینہ برسایگا

ان آیات سے ثابت ہے۔ کہ مدار ایسی بارش ہوتی ہے۔ جو موسلا دھار ہو۔ اور نفع بخش ہو۔ کیونکہ مدار کے نتیجہ میں باغات سرسبز ہوتے ہیں۔ نہریں بہتی ہیں۔ انسانوں کی صحت پر خوش اثر پڑتا ہے۔ اور یہ تمام باتیں نوح انسانی کے لئے مفید ہیں۔ چنانچہ صیب کے کہ وہ انسانوں کے لئے پیغام صیبت ہوتی ہے

برد

بارش کی ایک اور قسم وہ ہے جس میں اوسے برستے ہیں۔ اس بارش سے کھیتوں کا بہت نفع ہوتا ہے۔ اور بعض اوقات مہلکات بلکہ انسان بھی ہلاک ہو جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے سورہ نور میں اس کا ذکر ہاں الفاظ فرمایا ہے۔ ویزل من السماء من جبال فیہا من برح قیصیب یہ من یشاء ویصرفہ عن من یشاء یحاذی سنا برقم یدھب بالابصار اللہ تعالیٰ آسمان سے اوسے آراتا ہے۔ اور چھڑاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ قریب ہے۔ کہ بجلی کی چمک آنکھوں کو اچکے سے جا بادی النظر میں جبال کا آسمان پر مہلک و کھلائی دیتا ہے لیکن جبکہ ان لوگوں کی مقدار غشاش کے دانے سے لے کر اٹھل کے برابر ہوا کرتی ہے۔ اور جبکہ مہلکوں پر برت کے بادل جتے ہیں۔ اور انہی

سے برت کے ٹوٹے اولوں کی صورت میں زمین پر گرتے ہیں۔ تو ان کے مجموعہ کو ہوا کہا گیا۔ تو بالکل بجا اور درست کہا گیا جو سائنس کی موجودہ تحقیق کے بھی بالکل مطابق ہے کیونکہ سائنس میں کہتی ہے کہ برت پانی کے جیسے ہوتے انجرات کا نام ہے۔ اور یہ امر ات جب ہوا میں بہت بلند ہو جاتے ہیں۔ تو ہوائی بارش کے بادل جتنے کے برت کے بادل بن جاتے ہیں۔ یہ بارش بستیوں اور کھیتوں کے لئے مفید ہوا کرتی ہے۔

۴۱۱

غیث

بارش کی ایک اور قسم وہ ہے جسے صیب یا باران اور خشک سالی کے بعد لوگ پانی کی وسعت انتظار میں ہوتے ہیں۔ تو یہی ہے عربی زبان میں اسے غیث کہا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے هو الذی یزلی الغیث من بعد ما قنطوا وینشأ رجلاً وھو الذی الحمد یلئے دی ہے جو غیث آراتا ہے۔ بعد اس کے کہ لوگ ناہید ہو جاتے ہیں۔ پھر وہ اس فیث کے ذریعہ اپنی رحمت دنیا پر پھیلاتا ہے۔ اور وہ ولی اور حمید ہے سورہ یوسف میں جب حضرت یوسف علیہ السلام نے ایک خواب کی تعبیر بتائی۔ کہ سات سال قحط کا خطرناک دور آئیگا تو اس کے بعد کے لئے فرمایا۔ ثم یاتی من بعد خالل عام فیہ یغاث الثامن وفیہ یحصرون اس کے بعد ایک اور سال ایسا آئیگا جس میں لوگوں کو غیث کے ذریعہ پانی دیا جائے گا۔ اور لوگ اس میں شیرے پھڑینگے۔ غیث اور یغاث دونوں ایک ہی مادہ قحط کے شعات میں سے ہیں۔

سورہ مدید میں آتا ہے۔ کثل غیث عجیب الکفار بآئۃ فیث سے جو پیداوار ہوتی ہے۔ وہ کفار کو بہت مملی مکتی ہے ان آیات کے ظاہر ہے۔ کہ جو بارش خشک سالی قحط اور اساک باران کے بعد برے اور اس سے خوب پیداوار ہو وہ غیث کہلاتی ہے۔

ودق

بارش کی ایک اور قسم وہ ہے۔ جو رن رن ہوتی ہو اور موسم کے آنے سے برسی ہے عربی زبان میں اسے ودق کہا جاتا ہے۔ سورہ دوم میں آتا ہے۔ اللہ الذی یرسل الریاح فتشیر حللاً قیبطہ فی السماء کیف یشاء ویجعل کسفا فتری الودق یخرج من عللہ فاذا اصابہ من یشاء من عبادہ اذا ہم یتبشرون خادہ ہے۔ جو ہوا میں پھیلا دیتا ہے۔ جو باران کو اٹھالاتی ہیں۔ اور انہیں آسمان میں پھیلا دیتا ہے۔ جو باران ہے۔ اور اسے تہہ کر دیتا ہے۔ پھر اس کے درمیان سے مینہ برساتا ہے۔ اور لوگ خوشیاں مناتے ہیں۔

سورہ نور میں آتا ہے اللہ یرسی محلیاً ثم یولع بنبیہ ثم یجعلہ رکلاً فترى الودق یخرج من عللہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جنرل سکریٹری کشمیر مسلم نفرس کاننگام

اہل کشمیر اور مسلمانان ہند کے نام

چودھری غلام عباس خاں صاحب بی بی ایل ایل بی پٹیہ رجنرل سکریٹری کشمیر مسلم کانفرس کشمیر نے گرفتاری سے پہلے حسب ذیل پیغام دیا۔

میں آج نہ معلوم عرصہ کے لئے اہل کشمیر سے رخصت ہوتا ہوں۔ میری گرفتاری کوئی غیر متوقع امر نہیں۔ حکومت کے بداندیش عمال ایک عرصہ سے اس کوشش میں لگے تھے کہ مسلمانان کشمیر کا سیاسی نظام درہم برہم کر دیا جائے تاکہ حصول حقوق کی کوشش میں وہ کامیاب نہ ہو سکیں۔ اس غرض کے لئے متعدد چالیں چلی گئیں اور بالآخر یہ ہوا کہ حکومت کے چند پرانے ہوا خواہوں کو اکٹھا کرنا جنگی کادھونگ کھڑا کر دیا گیا۔ جسکی آڑ میں حکومت کے ان بدخواہ عمال نے دربار کشمیر کو اس امر کا یقین دلانے کی کوشش کی کہ میرے رفیق محترم شیخ محمد عبداللہ صاحب صدر آل کشمیر مسلم کانفرس کادھونگ پر چکا ہے۔ اور یہ کہ اس کے اقتدار کا خاتمہ کر دینے یعنی دوسرے نقطوں میں مسلمانوں کی مذہبی اور ملی تحریک کو کچل ڈالنے کا وقت آ پہنچا ہے۔ دربار کشمیر نے بلا سوچے سمجھے میں اس وقت جبکہ کشمیر کے حالات اعتدال پر آرہے تھے۔ شیخ صاحب کو گرفتار کر لیا اور بلا تحقیقی اور بلا مقدمہ چلائے انہیں جیل میں ٹھونس دیا۔ یہ فقط ایک عبداللہ کی گرفتاری نہ تھی۔ یہ چیلنج تھا ۲۰۰ لاکھ مسلمانان ریاست کو جنہوں نے اسے سیاسی راہنما منتخب کیا۔ اور اس چیلنج کا وہی جواب دیا گیا جو مناسب تھا۔ آج کشمیر میں ایک قیامت بہا ہے ایک غلطی کو چھپانے کے لئے حکومت دس ہزار غلطیاں کرے گی۔ راجہ ہری کشن کول کے عہد کے تمام مظالم کا اعادہ کیا جا رہا ہے۔ پھر برہما آرمڈ فورس کے ماتحت ٹکٹیاں گاڑ دی گئی ہیں۔ عورتوں اور بچوں کے پر امن جلسوں پر گولیاں برس رہی ہیں۔ اور طرح طرح کے مظالم کا دور دورہ ہے۔ لیکن ہمیں اس قادر مطلق کی ذات پر بھروسہ ہے کہ آزمائش کے اس بھنور سے بھی مسلمانان کشمیر باہر نہ نکلیں گے۔ اور دنیا پر ظاہر ہو جائے گا کہ کشمیر کا بچہ بچہ اسلام کی حرمت اور تحفظ ملت کے لئے سب کچھ قربان کرنے کو تیار ہے۔ اور اس راہ میں ہر ابتلا اور مصیبت کا مردانہ وار مقابلہ کرے گا۔ میں اپنے بھائیوں سے زبردست اپیل کر دینگا کہ وہ پر امن رہیں۔ اور اس خاموش جنگ کو جاری رکھتے ہوئے حکام ریاست پر ثابت کر دیں کہ مسلمانوں کے ظاہر وجود کے فاکسٹر میں وہ جنگاریاں خواب میں

میں جو مشتمل ہو کر تمام ریاست کو اپنی لپیٹ میں لے سکتی ہیں۔ آپ اپنے ہموطن ہندو اور سکھ بھائیوں سے رواداری کا سوکھ کریں۔ آپس میں اتحاد قائم کریں۔ اور خدا پر بھروسہ رکھیں یقیناً وہی امیاب فیل کے مظالم اور بربریت سے آپ کو نجات دلائیگا۔ اخیر میں مسلمانان ہند سے پروردگار ارش کر دیں گا کہ وہ اپنے رواداری اشار اور عملی ہمدردی کو جس نے گزشتہ دو سال میں قرون اولی کی یاد تازہ کر دی تھی۔ ایک دفعہ پھر حرکت میں لائیں۔ کشمیر کے بکتے ہوئے بچوں اور مجروح اور معزوب عورتوں کی نظریں پھر سے پنہاں کی طرف لگ رہی ہیں کہ اس جانب سے رحمت الہی کی گھنٹائی اٹھنیکی کیا وہ معصوم اور مظلوم نگاہیں ناکام لوٹیں گی۔

مسلمانان کشمیر پر کیا گزر رہی ہے

شیخ عبداللہ صاحب کی باوجود گرفتاری کا مقصد سوائے اس کے کچھ نہیں کہ گلیفنی کمیشن کا رد عمل کیا جائے۔ جس میں سرکاری ذرائع کے علاوہ ہندو اور یوسف شاہ کا بھی نام تھا ہے۔ شہر کو کٹر سنگ اور مہنت کے چارج میں دے دیا گیا ہے۔ ہر ممکن وحشیانہ طریقہ استعمال کیا جا رہا ہے۔ کل غلام محمد خاں سیکنڈ ڈیپارٹمنٹ کے ساتھ ایک چھوٹا بچہ اور آٹھ کس گرفتار ہوئے۔ زمانہ شیخ پر سے تین عورتوں کو گرفتار کیا گیا۔ اور سب کو جوڈیشل چوالات میں دے دیا گیا۔ دماغ بھی وحشیانہ سوک ہے۔ کسی قسم کا نوہ لگانا جرم قرار دے دیا ہے۔ ساری راہ سارے شہر میں سوائے یوسف شاہی محلہ کے خطرناک شور و شر رہا۔ سزائے بید نہایت وحشیانہ ہے۔ ڈکٹیٹروں کو علاوہ قید کے سزائے بید دی جاتی ہے۔ محلہ دارنوجوانوں کی لسٹ مرتب ہوئی ہے۔ تاکہ سب کو سزائے بید دی جائے۔ مسجدوں میں سے نکال دیا جاتا ہے۔ پولیس راہ چلتے نوجوانوں۔ بڑھوسوں بچوں کو گرفتار کر رہی ہے۔ بید لگانے پر ایک جج اور ایک ڈاکٹر کو جو کہ یوسف شاہ کے بھیجا ہیں مقرر کیا گیا ہے۔ ۲۵-۲۵ بید لگائے جاتے ہیں۔ کل ایک ڈکٹیٹر کو ۲۵ بید لگائے گئے۔ جس کی حالت سخت نازک ہے۔ مسلم کانفرس کے خیر خواہوں اور دانشوروں کو بھی گرفتار کیا گیا۔ اور سزائے بید دی گئی۔ لاطینی چارج سے زخمی شدہ مسلمانوں کو شفا خانوں میں اپنا کھانا کھانے پر مجبور کیا گیا ہے۔ ہندو مسلمانوں پر آواز سے کہتے ہیں کہ بتاؤ تمہارا کشمیر کہاں ہے۔ اب گلیفنی سفارشات کے عوض میں بیدوں کی سزا لو۔ ڈاک اور اخبارات پر سخت سسر ہے۔ تشویش روز بروز بڑھ رہی ہے۔ ۸۰ رجوں تیسرا ڈکٹیٹر معہ وکس گرفتار ہوا۔ عورت کوئی گرفتار نہ ہوئی۔ کل ایک ہڈت بھی اسلامی شیخ پر آیا۔ اور اس نے شیخ محمد عبداللہ صاحب کی بے وجہ گرفتار پر بطور پروٹس تقریر کی اور گرفتار ہوا۔ ٹکٹکی چل رہی ہے۔ مگر مسلمان

سکریٹری ان پیس کی فوری توجہ کی ضرورت

غیر مبایعین نے غیر احمدیوں کی غیر معمولی مخالفت سے ناجائز فائدہ اٹھا کر بجائے غیر ملکی کام مقابلہ کرنے کے ہمارے خلاف ایک پر جوش پورش شروع کر رکھی ہے۔ چنانچہ اس ضمن میں ان کے تریکٹ پچاس پچاس ہزار کی تعداد میں شائع ہو چکے ہیں۔ جیسا کہ ان کے اعلان سے ظاہر ہوتا ہے۔ بارہ لاکھ ٹریکٹ شائع کرنے کی ان کی تجویز ہے۔ اس خطرناک سکیم کے ڈیفنس اور اظہار حق کے لئے میرے عزیز مکرم منشی فخر الدین صاحب مقامی کتاب گھر قادیان نے اسی طرز کی سکیم شروع کر دی ہے۔ چنانچہ دو ٹریکٹ شائع بھی کر چکے ہیں۔ ایک مسند نبوت کے متعلق ہے۔ اور دوسرا کفر و اسلام کے متعلق ہے۔ ان ہر دو ٹریکٹوں میں نہایت دلچسپ اور لطیف طرز سے مولوی محمد علی صاحب کے مسلمات اور حوالہ جات کی رو سے اس امر کو ثابت کر دیا گیا ہے کہ غیر مبایعین مسند نبوت اور کفر و اسلام کے متعلق جس قسم کے خیالات غیر احمدیوں کو خوش کرنے کے لئے ظاہر کرتے ہیں۔ دراصل ان کا عمل اور دل ان کے بالکل خلاف ہے۔ ان ہر دو ٹریکٹوں اور دیگر تمام ٹریکٹ جو اس سلسلہ میں شائع ہوں ان کی بکثرت اشاعت نہایت ضروری ہے۔ قیمت بھی لاگت کے قریب ہے۔ للہ زہار روپے فی ہزار۔ احباب کو چاہیے کہ غیر مبایعین کے فتنہ کو کچلنے کے لئے ان ٹریکٹوں کو بکثرت شائع کریں۔

دو مفید رسالے

- (۱) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصدیق میں حضرت خواجہ غلام فرید صاحب کی عظیم الشان شہادت کے نام سے ایک ٹریکٹ تقاریر دعوت و تبلیغ کی طرف سے شائع کیا گیا ہے۔ جس میں حضرت خواجہ صاحب کا طلبہ کی تمام وہ تحریرات جمع کر دی گئی ہیں۔ جن میں انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نسبت اپنی رائے ظاہر فرمائی ہے۔ حضرت خواجہ صاحب مرحوم کی ذات محتاج تعارف نہیں۔ آپ چار چوٹاں شریف ریاست بہاول پور کے گدی نشین تھے۔ اور ایک نہایت باعمل بزرگ تھے۔ اور اسی وجہ سے نواب صاحب بہاول پور آپ سے رشتہ ارادت رکھتے تھے۔ افضلہ عثمان مظفر گڑھ۔ ڈیرہ غازیخان اور ریاست بہاولپور میں حضرت خواجہ صاحب رضی اللہ عنہ کے ہزاروں لاکھوں عقیدتمند ہیں۔ ان افضلہ کے احمدی احباب کو چاہیے کہ یہ ٹریکٹ منگو کر بکثرت تقسیم کریں۔ تبلیغ کا بہترین ذریعہ ہے۔ ہم صفحہ کا ٹریکٹ ہے۔ تین روپے سینکڑہ علاوہ محصول ڈاک دفتر دعوت و تبلیغ سے منگوالیں
- (۲) حقیقت جہاد۔ یہ رسالہ مولوی جلال الدین صاحب شمس کی تصنیف ہے۔ اس میں جہاد کی حقیقت کو واضح کیا گیا ہے۔ اور بتایا گیا ہے

نادر دعوت و تبلیغ (نامہ نگار)

فہرست نویسندگان

۱۰۸۲	آمنہ بی بی صاحبہ ضلع گورداسپور	۱۰۱۷	رضیہ بیگم صاحبہ ضلع گورداسپور	۱۰۵۲	نور محمد صاحب ضلع لاہور	۱۰۹۱	فاطمہ بی بی صاحبہ ضلع گورداسپور	۱۱۲۶	سید اصغر علی شاہ صاحبہ سیالکوٹ
۹۸۳	حسن بی بی صاحبہ " " "	۱۰۱۸	فاطمہ بی بی صاحبہ " شیخوپورہ	۱۰۵۳	راج بی بی صاحبہ " " "	۱۰۹۲	عائشہ بی بی صاحبہ " " "	۱۱۲۷	خیر الدین صاحبہ امرت سر
۹۸۴	عائشہ سراجی صاحبہ قادیان	۱۰۱۹	نواب بیگم صاحبہ مالیر کوٹلہ	۱۰۵۴	یعقوب دلدور صاحبہ " " "	۱۰۹۳	نواب بی بی صاحبہ " " "	۱۱۲۸	خادم حسین صاحبہ ضلع گجرات
۹۸۵	نور بیگم صاحبہ ضلع گورداسپور	۱۰۲۰	زینب بی بی صاحبہ پٹیالہ	۱۰۵۵	ایوب صاحبہ " " "	۱۰۹۴	سردار بی بی صاحبہ " " "	۱۱۲۹	چوہدری نذیر احمد صاحبہ " " "
۹۸۶	اند رکنی صاحبہ " گوجرانوالہ	۱۰۲۱	مریم بی بی صاحبہ " " "	۱۰۵۶	حسین بی بی صاحبہ " " "	۱۰۹۵	عائشہ بی بی صاحبہ " " "	۱۱۳۰	ذیلدار ضلع گوجرانوالہ
۹۸۷	سید بیگم صاحبہ " سیالکوٹ	۱۰۲۲	متناز بیگم صاحبہ ضلع گورداسپور	۱۰۵۷	دلی محمد صاحبہ ضلع سرگودھا	۱۰۹۶	محمد شریف صاحبہ " " "	۱۱۳۱	چوہدری منظور احمد صاحبہ ضلع سیالکوٹ
۹۸۸	زینب بی بی صاحبہ " گورداسپور	۱۰۲۳	آمنہ بیگم صاحبہ حیدر آباد دکن	۱۰۵۸	عبد الغنی صاحبہ " گورداسپور	۱۰۹۷	علی محمد صاحبہ " " "	۱۱۳۲	منظور بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری
۹۸۹	سید بیگم صاحبہ " " "	۱۰۲۴	عائشہ بی بی صاحبہ ضلع شاہ پور	۱۰۵۹	دین محمد صاحبہ " " "	۱۰۹۸	ریشم بی بی صاحبہ " " "	۱۱۳۳	منظور احمد خان صاحبہ ضلع سیالکوٹ
۹۹۰	جراغ بی بی صاحبہ " " "	۱۰۲۵	رسول بی بی صاحبہ سیالکوٹ	۱۰۶۰	محمد نواز احمد صاحبہ کشمیر	۱۰۹۹	غلام محمد صاحبہ " " "	۱۱۳۴	نور محمد صاحبہ ضلع گورداسپور
۹۹۱	طالعہ بی بی صاحبہ " " "	۱۰۲۶	آمنہ بی بی صاحبہ " " "	۱۰۶۱	سادون دلدگیش صاحبہ ہوشیار پور	۱۱۰۰	بیگم بی بی صاحبہ " " "	۱۱۳۵	مولوی چراغ الدین صاحبہ " " "
۹۹۲	حسن بی بی صاحبہ " " "	۱۰۲۷	جیون بی بی صاحبہ ضلع سیالکوٹ	۱۰۶۲	برکت علی صاحبہ " " "	۱۱۰۱	برکت علی صاحبہ " " "	۱۱۳۶	زبیدہ بیگم صاحبہ " " "
۹۹۳	احمد بی بی صاحبہ لاہور	۱۰۲۸	حیات بیگم صاحبہ " شیخوپورہ	۱۰۶۳	دعنی دلدگیش صاحبہ " گورداسپور	۱۱۰۲	کریم بخش صاحبہ " " "	۱۱۳۷	ملک محمد علی صاحبہ " جھنگ
۹۹۴	فتح بی بی صاحبہ ضلع گجرات	۱۰۲۹	نواب بی بی صاحبہ ضلع گورداسپور	۱۰۶۴	مولوی رفیع الدین صاحبہ " لائل پور	۱۱۰۳	امام الدین صاحبہ " " "	۱۱۳۸	ماہر شہناز صاحبہ ضلع گورداسپور
۹۹۵	نور بیگم صاحبہ " گوجرانوالہ	۱۰۳۰	فیض احمد صاحبہ ریت کشمیر	۱۰۶۵	غلام علی صاحبہ ضلع جھنگ	۱۱۰۴	نفس بی بی صاحبہ درجہ امام الدین	۱۱۳۹	نشی غلام علی صاحبہ " ہوشیار پور
۹۹۶	رشیدہ بی بی صاحبہ " امرتسر	۱۰۳۱	فیض محمد صاحبہ رور و ازرق	۱۰۶۶	غلام قادر صاحبہ " سیالکوٹ	۱۱۰۵	صاحبہ ضلع گورداسپور	۱۱۴۰	سید قاسم صاحبہ بنگلور سٹی
۹۹۷	ریشم بی بی صاحبہ قادیان	۱۰۳۲	میاں نور محمد صاحبہ پٹیالہ	۱۰۶۷	محمد حسین صاحبہ " " "	۱۱۰۶	عائشہ بی بی صاحبہ گجرات	۱۱۴۱	عبدالرحمن صاحبہ " " "
۹۹۸	رسول بی بی صاحبہ ضلع گوجرانوالہ	۱۰۳۳	علی محمد صاحبہ ضلع لدھیانہ	۱۰۶۸	سلطان دلدگیش صاحبہ گجرات	۱۱۰۷	محمد اسماعیل صاحبہ ضلع جالندھر	۱۱۴۲	محمد وفا صاحبہ " " "
۹۹۹	فاطمہ بی بی صاحبہ " سیالکوٹ	۱۰۳۴	محمد یوسف صاحبہ پشاور	۱۰۶۹	محمد یوسف صاحبہ کوٹلی سبیل	۱۱۰۸	محمد یونس صاحبہ بنگلور	۱۱۴۳	سردار فتح محمد صاحبہ " " "
۱۰۰۰	مریم بی بی صاحبہ " گورداسپور	۱۰۳۵	عمر الدین صاحبہ ضلع فیروز پور	۱۰۷۰	سردار بیگم صاحبہ ضلع شیخوپورہ	۱۱۰۹	مرزا عبدالرحمن بیگ صاحبہ " " "	۱۱۴۴	عبدالغفار صاحبہ میرٹھ
۱۰۰۱	رفعتان بی بی صاحبہ " " "	۱۰۳۶	شیر محمد صاحبہ ضلع ہوشیار پور	۱۰۷۱	کے وی ابوبکر صاحبہ کالی کٹ لاہور	۱۱۱۰	سامانی - پٹیالہ	۱۱۴۵	مولوی عبدالغفور صاحبہ ضلع میانوالی
۱۰۰۲	جنت بی بی صاحبہ " گجرات	۱۰۳۷	مساقہ بی بی صاحبہ ضلع گورداسپور	۱۰۷۲	ایم عثمان کوٹ صاحبہ کٹی چیرا	۱۱۱۱	تاج الدین صاحبہ ضلع گورداسپور	۱۱۴۶	سمندھاں صاحبہ فہر دارہ " " "
۱۰۰۳	محمد بی بی صاحبہ بمبئی	۱۰۳۸	برکت بی بی صاحبہ " " "	۱۰۷۳	ایم حسن کوٹ صاحبہ کالی کٹ لاہور	۱۱۱۲	نیاز احمد صاحبہ ضلع ہوشیار پور	۱۱۴۷	سعد الدین صاحبہ " " "
۱۰۰۴	محمدہ بیگم صاحبہ مالیر کوٹلہ	۱۰۳۹	مراد بی بی صاحبہ " " "	۱۰۷۴	ایم پی احمد کوٹ صاحبہ " " "	۱۱۱۳	شیخ مولا بخش صاحبہ ضلع لکھنؤ	۱۱۴۸	نجم الدین صاحبہ " " "
۱۰۰۵	نصیرہ بیگم صاحبہ ضلع گوجرانوالہ	۱۰۴۰	عزیز بی بی صاحبہ " " "	۱۰۷۵	ایس وی عثمان کوٹ صاحبہ " " "	۱۱۱۴	محمد نواز صاحبہ پشاور کٹ	۱۱۴۹	تمیس نضر صاحبہ کوٹاٹ
۱۰۰۶	رسول بی بی صاحبہ " گورداسپور	۱۰۴۱	جنت بی بی صاحبہ " " "	۱۰۷۶	منظور حسین صاحبہ کیمپ پور	۱۱۱۵	محمد وفا صاحبہ ضلع شیخوپورہ	۱۱۵۰	مساقہ فاطمہ زہرا صاحبہ چانچا
۱۰۰۷	زینب بی بی صاحبہ " شیخوپورہ	۱۰۴۲	جان بی بی صاحبہ " " "	۱۰۷۷	اہلیہ ظہور احمد صاحبہ ضلع ملتان	۱۱۱۶	حوری بی بی صاحبہ کٹک	۱۱۵۱	ضلع بنوں
۱۰۰۸	غلام فاطمہ صاحبہ " لاہور	۱۰۴۳	دین محمد صاحبہ " " "	۱۰۷۸	عنایت الدین صاحبہ نمبردار ضلع گورداسپور	۱۱۱۷	شریف الدین صاحبہ ضلع گجرات	۱۱۵۲	آماج الدین احمد صاحبہ بنگال
۱۰۰۹	جنت بیگم صاحبہ " شیخوپورہ	۱۰۴۴	غلام فرید صاحبہ " " "	۱۰۷۹	کتاب بی بی صاحبہ ضلع گورداسپور	۱۱۱۸	کریم بی بی صاحبہ درجہ " " "	۱۱۵۳	سردار علی صاحبہ پٹواری
۱۰۱۰	عائشہ بیگم صاحبہ " " "	۱۰۴۵	کبیرہ فاطمہ صاحبہ لدھیانہ	۱۰۸۰	شاہ محمد صاحبہ " " "	۱۱۱۹	رابعہ بنت شرف الدین صاحبہ " " "	۱۱۵۴	مع اہل دعیاں کس صاحبہ سیالکوٹ
۱۰۱۱	رسول بی بی صاحبہ لاہور	۱۰۴۶	چوہدری عدالت صاحبہ ریت پور	۱۰۸۱	فیض محمد صاحبہ " " "	۱۱۲۰	محمد ابراہیم بن شیخ احمد صاحبہ " " "	۱۱۵۵	صدر الدین صاحبہ ضلع گجرات
۱۰۱۲	بیگم بی بی صاحبہ ضلع گجرات	۱۰۴۷	شیخ محمد بخش صاحبہ ضلع شاہ پور	۱۰۸۲	بکر علی صاحبہ " " "	۱۱۲۱	بنگلور چھاؤنی	۱۱۵۶	صفیہ بیگم صاحبہ جھانسی
۱۰۱۳	ہاجرہ صاحبہ " گوجرانوالہ	۱۰۴۸	عبداللہ صاحبہ ضلع گوجرانوالہ	۱۰۸۳	محمد دین صاحبہ " " "	۱۱۲۲	فضل بی بی صاحبہ بنت نورماہی	۱۱۵۷	منیر خاں صاحبہ ضلع پشاور
۱۰۱۴	فضل نور صاحبہ " جہلم	۱۰۴۹	جان بی بی صاحبہ ضلع گورداسپور	۱۰۸۴	محمد بی بی صاحبہ " " "	۱۱۲۳	ضلع گورداسپور	۱۱۵۸	اہلیہ فیض الرحمن صاحبہ کپورتھلہ
۱۰۱۵	مریم بیگم صاحبہ " گورداسپور	۱۰۵۰	حامد حسین صاحبہ میرپور	۱۰۸۵	نواب بی بی صاحبہ " " "	۱۱۲۴	آمنہ بی بی بنت محمد عبداللہ صاحبہ " " "	۱۱۵۹	یعقوب احمد صاحبہ ضلع منٹری
۱۰۱۶	اقبال بیگم صاحبہ " " "	۱۰۵۱	بیگم بی بی صاحبہ ضلع لائلپور	۱۰۸۶	کریم بخش صاحبہ " " "	۱۱۲۵	سکینہ بی بی صاحبہ " " "	۱۱۶۰	معراج بیگم صاحبہ امرت سر
				۱۰۸۷	برکت علی صاحبہ " " "	۱۱۲۶	اہلیہ صاحبہ " " "	۱۱۶۱	منور شاہ صاحبہ ضلع " " "
				۱۰۸۸	غوث محمد صاحبہ " " "	۱۱۲۷	محمد سلیمان صاحبہ ریت پٹیالہ	۱۱۶۲	نور بیگم صاحبہ اہلیہ " لاہور
				۱۰۸۹	محمد الدین صاحبہ " " "	۱۱۲۸	عبدالسلام صاحبہ سرینگر کشمیر	۱۱۶۳	فتح محمد صاحبہ ضلع گورداسپور
				۱۰۹۰	بیگم بی بی صاحبہ " " "	۱۱۲۹	عبد السلام شاہ صاحبہ " " "	۱۱۶۴	نور الدین صاحبہ پوری

آہنی خراس (میں جلی)

تیس سوچے معقول آمدنی پیدا کرنا کا طریقہ

قیمتیں اور تفصیلی حالات معلوم کر کے

آپ یقیناً خوش ہوں گے

علاوہ ازیں چات کٹر میلہ جات انگریزی ہل فلورین
بادام روغن سیویاں قہیر اور چادوں کی شیشیں وغیرہ
کے لئے ہماری باتھویز فہرست مفت طلب کیجئے

آہنی رہٹ

دیکھائی کا بہترین کم خرچ اور کارآمد ذریعہ

پرانے ذیابوسی سانوں کی بجائے ہمارے ترقی یافتہ

رہٹ کیوں نہیں لگاتے ؟

جوانی میں اور بہترین نگرانی میں تیار کئے جاتے ہیں۔ پائنداری
اور بافراط پانی دینے میں بے نظیر ثابت ہو چکے ہیں۔ آپ کی اولاد
پیدا کرنا نمایاں طور پر بڑھ جائیگی۔ روزمرہ کی مرمت اور بگڑنے کے
مٹوں سے ہمیشہ کیلئے بے فکر ہو جائیگی

اسے واسطے مال منگائے گا تہی چتہ

ایم۔ آر۔ ۷۷۔ اینڈ سنسز انجینئرز۔ بٹالہ پنجاب

حضرت خلیفۃ المسیح اثنی عشریؑ

کے مضمون سے چند فقرات بحوالہ الفضل ۲۱ فروری ۱۳۳۳ھ

ہومیوپیتھک علاج

کے ذکر میں نقل کئے جاتے ہیں۔ حضور فرماتے ہیں۔ اس کے بعد
ہومیوپیتھک طریق علاج یعنی علاج بالمثل کی دریافت نے
طبی دنیا میں ایک تغیر عظیم پیدا کر دیا ہے۔ اور یہ معلوم کر کے
انسان کو سخت حیرت ہوئی کہ اس کی شفا یابی کے لئے اللہ تعالیٰ
نے نہایت حکمت سے ان ہی ادویہ میں قوت شفا بھی رکھی
ہوئی ہے۔ جن سے اس قسم کی مرض پیدا ہوتی ہے۔ گویا
بیماری کے ساتھ ہی اس کا علاج بھی رکھا ہے۔ جو چیز جس
قسم کی بیماری بڑی مقدار میں پیدا کرتی ہے اسکی تھوڑی
مقدار جو زہریلا اثر ڈالنے کی حد سے نکل جائے اس قسم کی بیماری رفع
کرنے میں نہایت مفید ثابت ہوئی ہے اس طریق علاج سے بہت امراض
جو پہلے لا علاج سمجھے جاتے تھے۔ قابل علاج ثابت ہو گئے۔ اور طبی علوم میں بہت
ترقی ہوئی۔ یہی ہومیوپیتھک دیاب ہے۔ الحمد للہ کہ حضرت کے فہام میں ایک
ہومیوپیتھک کا بہت شائق ہے۔ ناظرین کو قہراً کہ ہومیوپیتھک کی قدر کریں۔
مکمل دواؤں کا اہم ایچ۔ ایم۔ ایچ۔ ہومیوپیتھک چٹوڑ گڑھ میواڑ

ریشم۔ کٹر۔ آ۔ کر۔ ٹکڑی۔ سلک۔ مرسلز۔ سوئی ہر رنگ میں سب آرڈر خریداران سادی و مشہدی

لنگیں کپڑا۔ پٹری۔ احمدیہ کورسٹری قہیں۔ کوٹنگ وغیرہ تیار کیا جاتا ہے۔

احمدیہ ویونگ فیکٹری۔ قادیان پنجاب

قادیان کا قدیمی مشہور عالم منیر حقہ

شفا خانیہ قادیان
قیمت فی قولہ
دو روپیہ عکس
عینہ کا پتھر
شفا خانیہ قادیان

ایام حمل میں ۹ ہفتے تک جبکہ جنین
کچھ حالت میں ہوتا ہے۔ این۔ ڈی
ذہن صاحب اسے۔ ڈریمین۔ آئی

دغیر لٹن کی تیار کردہ مجرب و آزمودہ تین گولیاں کھائیں
جراثیم نرینہ غالب اور مادینہ مغلوب ہو کر بفضل خدا طر کا پیدا
ہوگا۔ ضرورت مند فائدہ اٹھائیں۔ قیمت ہر گولے نام قدر روپے
احمدی دوستوں کو مزید رعایت ہوگی۔ قیمتی تصادق موجود ہیں
ایم۔ نواب الدین منیر محبوب اولاد درمنہ
میاں محلہ بٹالہ ضلع گورداسپور

مرضیات جگر و طحال

مشکل آسان ہوئی

گولیاں نافع جگر و طحال

اکثر مرضیات جگر و طحال (تپ تی) پھل ضعیف جگر۔ دھڑکاؤ وغیرہ عموماً لڑکی
ادویہ سے بدول ہو کر علاج سے فائدہ نہیں اٹھا سکتے۔ ان کی خاطر مجھے
سالہا سال کی محنت و کاوش کے بعد

گولیاں نافع جگر و طحال

طیار کی ہیں جو جگر میں چھوٹی پٹھن میں آسن اور فائدہ میں خدا کے فضل سے
موفیقہ کامیاب ثابت ہوئی ہیں قیمت فی شیشی دو گولے کا محض لٹاک ملے۔
منگوانے کا پتہ

ڈاکٹر شیخ احمد الدین اینڈ سنسز دارالسلام ڈپنسری بھوٹا بازار۔ لاہور
دارالسلام کا تحفہ

انڈرون شہر میں

ایک باموقع مکان کی فروخت

ایک مکان بچہ چار مرلے کے رقبہ میں بنا ہوا ہے جس پر بالائی
منزل بھی ہے۔ شہری طرز کا تعمیر شدہ ہر ایک قسم کی ضروریات
میں ہے۔ مسجد انصی۔ مسجد مبارک دونوں بالکل قریب ہیں کوہ
مغلان میں واقع ہے جو حد لین چاہتے ہوں خود یا کسی معتبر کے ذریعہ
دیکھ کر قیمت کا فیصلہ کر لیں تفصیلی حالات بذریعہ خط و کتابت دریافت
چوہدری المنجش ملک المنجش سٹیٹیم پریس قادیان

اردو شارٹ ہیٹ

مختصر نوٹسی کے مستند ماہر و شہر آفاق استاد مسٹر جی ایم
مہتہ الیف۔ ایس۔ ڈی۔ ایس۔ سی۔ ٹی۔ ایس۔ ڈی۔ ڈی (انجینئر)
ایم۔ آئی۔ ایس۔ ڈی۔ ایم (پریس) پرنسپل صاحب ٹرین
کار سپونڈنس کالج کی تازہ تصنیف صرت دس آسان سین گزہ میں
دریا پار ایکٹس و نوٹس سبق مفت

منجش انڈین کار سپونڈنس کالج بٹالہ پنجاب

ضرورت ہے

انٹرنس اور الیف اے پاس یا فیل نوجوانوں کی جو
تین روپے سے ڈھائی سو روپے ماہوار تنگ کی ملازمت
حاصل کرنا چاہتے ہوں۔ قواعد و کرکٹ ڈاک بھجوا کر منگوائیں
پنجاب انجینئرنگ انسٹی ٹیوٹ جالندھر شہر

ہندوستان میں ایک غیر کی خبریں

(۱۰۰۰)

حیدرآباد وکن سے ارجون کو سرکاری طور پر اخبار کی اس اطلاع کی تردید ہو گئی ہے کہ اعلیٰ حضرت حضور نظام نے اقصیٰ یونیورسٹی کی تعمیر کے لئے چھ لاکھ روپیہ مرحمت فرمایا۔ سرپرستوں کا اس اٹھا کر اس وزیر ہند کی طرف عالمگیر اقتصادی کانفرنس میں ہندوستانی نمائندوں کی امداد کے لئے مجلس مشاورت میں شامل ہونے کے لئے مدعو کئے گئے تھے۔ مگر انہوں نے اس دعوت کو اس بنا پر قبول کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ کہ ان کے نزدیک کانفرنس کی نمائندگی ہندوستان کے لئے بائوس کن ہے۔ فری پریس کا خیال ہے۔ کہ مشرنگا سماوی آئین بھی مجلس مشاورت میں شمولیت سے انکار کر دینگے۔

شملہ سے ۱۰ ارجون کی اطلاع ہے کہ ہمارا جہ دیواس کی تاج و تخت سے دست برداری کی سرکاری طور پر تصدیق نہیں ہو سکی۔ گوریاست مذکور کے نظام کے متعلق حکومت ہند کے سیاسی حلقوں میں کچھ عرصہ سے کافی تشویش کا اظہار ہو رہا ہے۔ مگر ریاستی انتظام میں اصلاح اور آئندہ نظام کے متعلق ابھی تک کوئی تجویز مرتب نہیں ہوئی۔ فلسطین کے مفتی اعظم نے ۱۰ ارجون کو شملہ میں ایسوسی ایٹ پریس کے نمائندہ سے ایک ملاقات کے دوران میں کہا کہ اقصیٰ یونیورسٹی کے لئے باشندگان فلسطین نے فی کس تقریباً بارہ آنے چندہ دیا ہے۔

انگلستان اور ہندوستان کے درمیان ٹیلیفون سروس شملہ کی ایک اطلاع کے مطابق کلکتہ۔ مدراس۔ ناگپور۔ اندور۔ اکولا اور امراتوٹی وغیرہ تک وسیع کر دی گئی ہے۔

ہندو ایکسی لٹری فائبر نے ہند کے متعلق یہ خبر شائع ہو چکی ہے کہ آپ ۳۰ جولائی کو کشمیر جانے والے ہیں۔ مگر اب آپ نے اس سفر کو ملتوی کر دیا ہے۔

حکومت ہند نے اخبار سنڈے ایکسپریس لندن کی اس خبر کی تردید کی ہے کہ فوجی رسد کے گھی میں حادثہ ہونے کی وجہ سے ہندوستانی افواج کے درمیان سخت شک پیدا ہو گئی ہے۔ اور اس وجہ سے تقریباً ۵۵ لاکھ روپیہ کی رسد فوجی حکام نے ناقابل استعمال قرار دیدی ہے۔ حکومت ہند نے اعلان کیا ہے کہ یہ بیان صحیح نہیں۔ ہندوستانی افواج کو جو گھی دیا جاتا ہے وہ بالعموم خالص ہوتا ہے۔ اور اسے پہلے آگرہ کے گھی گرم کرنے کے مرکز میں ارسال کیا جاتا

ہے۔ جہاں میڈیکل افسر معائنہ کرتا اور اس کے بعد اسے استعمال میں لایا جاتا ہے۔

حکومت سرحد کی طرف سے اس افواہ کی کہ لیونے فقیر اور اس کے ساتھی گرفتاری کے بعد کابل پہنچائے گئے ہیں۔ کوئی تصدیق نہیں ہو سکی۔

احمد آباد کے شاستری پنڈتوں نے وزیر ہند کو ایک عرضداشت بھیجی ہے جس میں درخواست کی ہے کہ وہ نئے دستور حکومت میں اس مضمون کی ایک دفعہ کا اضافہ کر دیں۔ کہ باشندگان ہند کے مذہبی عقائد و رسوم میں دخل دینے کا نہ تو انتظامی ارکان کو اختیار ہوگا۔ اور نہ ہی قانونی طور پر ان میں کوئی دخل دیا جاسکیگا۔

بنگلہ میں سرکاری اعداد و شمار کے مطابق اس وقت شترنہار تعلیم یافتہ نوجوان ایسے ہیں۔ جو بالکل بے کار ہیں۔ باوجود تلاش بسیار انہیں کوئی روزگار نہیں ملتا۔ اس صورت حال پر غور کرنے اور بے روزگاری کو دور کرنے کی تجاویز مرتب کرنے کے لئے وسط جولائی میں بمقام کلکتہ ایک آل ہند کانفرنس منعقد ہوگی۔

ڈاکٹر مونجے نے ۹ ارجون کو پونہ میں ایک بیان دیتے ہوئے کہا کہ گاندھی جی نے لوگوں میں دو غلط خیال پیدا کر دیے ہیں۔ ایک تو یہ کہ ہندو مسلم اتحاد کے بغیر سواراج ناممکن ہے۔ اور دوسرا یہ کہ چھوٹ چھات سواراج کے راستہ میں روکاؤں ہیں۔ اس کا نتیجہ بقول ڈاکٹر مونجے یہ ہوا ہے کہ مسلمان اپنے مطالبات میں روز بروز اضافہ کرتے جا رہے ہیں۔ اور ہندو سواراج کی خواہش میں ان کے سب مطالبات منظور کر کے کمزور ہو رہے ہیں۔

تحقیق اسلحہ جات کانفرنس کے جنرل کمیشن کی ٹینک میں ۹ ارجون کو جاپانی نمائندہ نے کہا کہ جاپان ہوائی بم باری کو قطعاً ترک کرنا منظور کرے گا۔ بشرطیکہ ان خدشات کو رفع کر دیا جائے۔ جو اسے اپنی قوم کی حفاظت کے لئے لاحق ہو گئے ہیں۔

جاپان کا ٹن فیڈریشن نے یہ انتظام کیا ہے۔

کہ امریکہ کی ادنیٰ قسم کی روٹی کو چینی روٹی میں ملا کر کپڑا تیار کرے۔ اس طریق سے جاپان کے کارخانہ دار ہندوستانی روٹی کا بائیکاٹ کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے۔

بھیمپٹی کی ایک اطلاع منظر ہے کہ طلائی معیار ترک کرنے کے بعد ہندوستان سے اب تک ایک ارب ۴۴ کروڑ ۶۲ لاکھ ۲۶ ہزار ۵۴ روپیہ کا مونا مالک غریب کو جا چکا ہے۔ چینی ڈاکوئل کا جو گروہ تین انگریز بحری افروں کو اٹھا کر لے گیا تھا۔ ان کو منچو کو گورنمنٹ نے حکم دیا ہے کہ

وہ انگریز افسروں کو سزا دیں۔ ورنہ ان کا قلع قمع کر دیا جائیگا۔ اس دھمکی کے جواب میں ڈاکوئل نے ۱۰ لاکھ ڈالر کا مطالبہ کیا۔ جس پر منچو کو گورنمنٹ نے صرف تیس ہزار ڈالر دینا منظور کرتے ہوئے لکھا ہے کہ اگر اب بھی انہیں رمانہ کیا گیا تو زبردست کارروائی کی جائیگی۔

ہمارا جہ ۱۲ ارجون کو اپنے پرائیویٹ سیکرٹری ہوم منسٹر اور دیگر سولہ اشخاص کی معیت میں وکٹوریہ جہاز سے یورپ روانہ ہو گئے۔ آپ نے بیان دیتے ہوئے کہا کہ میں بحالی صحت کے لئے یورپ جا رہا ہوں۔ جاپانی سفیر نے ردی سفیر کو مطلع کیا ہے کہ جاپان ۲۵ ارجون سے چینی مشرقی ریوے کی خرید کے متعلق گفت و شنید شروع کرنے کے لئے آمادہ ہے۔

برما کے ایوان تجارت نے حکومت ہند کے کامرس ڈیپارٹمنٹ کو تار دے کر مطالبہ کیا ہے کہ جاپانی چادلوں کی درآمد کو روکا جائے۔ کیونکہ اس کی وجہ سے برما کے چادلوں کی قیمتوں پر تباہ کن اثر پڑے گا۔ جو پہلے ہی بہت ارزاں ہیں۔ نیز جاپانی چادلوں کی درآمد کا نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ برما میں غیر مقدار چادلوں کی بچ جائیگی۔ جو مجبوراً انتہائی ارزاں نرخ پر فروخت کرنی پڑے گی۔

ملک معظم نے ۱۲ ارجون کو ورلڈ اکاؤنٹ کانفرنس کا افتتاح کرتے ہوئے اپنی تقریر میں کہا کہ اس وقت جبکہ ہر طرف اقتصادی بد حالی کا دور دورہ ہے۔ میں گہری ذمہ داری کو محسوس کرتے ہوئے آپ اصحاب کا خیر مقدم کرتا ہوں۔ مجھے اس بات کا یقین ہے کہ تمام اقوام کی مشترکہ کوششیں مفید نتائج پیدا کر سکیں گی۔ اس کے بعد آپ نے فرانسیسی زبان میں تقریر کی۔ اور بتایا کہ اس وقت تمام اقوام ایک ہی عارضہ میں مبتلا ہیں جس کا ثبوت بیکاری کے روز افزوں اعداد و شمار سے مل سکتا ہے۔ میں اپیل کروں گا کہ آپ صاحبان سب کی مہم جوئی کیلئے کوشش کریں۔

سرینگر میں یہ افواہ پھیلی ہوئی ہے کہ ہمارا جہ حبسوں و کشمیر لایٹ جانے والے ہیں۔ مشرک الہون وزیر اعظم بھی آپ کے ساتھ ہونگے۔

سرکاری گزٹ میں اعلان کیا گیا ہے کہ سر جارج شمشیر کی جگہ مشرکے۔ ایچ ٹی کوڈائسرائے کی ایگزیکٹو کونسل کا عارضی ممبر مقرر کیا گیا ہے۔

پٹنہ کی ایک اطلاع منظر ہے کہ جلد ہی ایک درخت سازش شروع ہونے والا ہے۔ جس میں شمالی بہا کے چار اعلیٰ کے ملزم شریک ہیں۔ اس سلسلہ میں بیک سٹ انقلاب پسند گرفتار کئے جا چکے ہیں۔